سوال

ہماری شادی چھ ماہ قبل ہوئی ہے اور ہمیں ہم بستری کے بارہ میں ایک مشکل ہے جسے ہم ابھی تک منظم نہیں کرپائے، کیونکہ خاوند کی رغبت بہت ہی قوی اور شدید ہے، میں نے اس کی خواہش پوری کرنے کی کوشش تو کی ہے لیکن نہیں کرسکی اور اب میں بہت ہی تکلیف محسوس کرتی ہوں اور بدنی طور پر مجھ میں اس کی طاقت نہیں رہی۔
میرے خاوند نے اس سے بہت ہی برا تاثر لیا ہے اور گھر میں مجھ سے علیحدہ رہنے لگا ہے، مجھے یہ تو علم ہے کہ میں اس کی رغبت کو پوری کروں، لیکن ہمارے ایک دوسرے کے بارہ میں واجبات کیا ہیں؟ اگر طرفین کی رضامندی کے باوجود ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کے قریب رہنے کی طاقت نہ رکھے، تو کیا خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اس طریقے سے مجھ سے علیحدہ ہو؟ اور کیا اسے یہ حق ہے کہ وہ میرے پاس صرف یہ تعلق قائم کرنے کے لیے ہی آئے باوجود اس کے ہم نے ابھی تک اکٹھے بات چیت بھی نہیں کی؟ ان حالات کے باوجود الحمد للہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور بہت ہی خوش ہیں اور ہر ایک دوسرے کا احترام بھی کرتا ہے، لیکن ہم اپنی زندگی کی اس مشکل کا اسلامی حل چاہتے ہیں۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ بیوی سے حسن معاشرت کرے، اور حسن معاشرت میں جماع بھی شامل ہے، جو کہ اس پر واجب ہے، جمہور علماء کرام نے ہم بستری کے لیے مدت مقرر کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ چار مہینہ تک کے لیے جماع چھوڑا جا سکتا ہے، اور صحیح تو یہی ہے کہ وہ کوئی مدت محدد نہ کرے بلکہ بیوی کے لیے جتنا کافی ہو اس سے اتنی ہی ہم بستری کرنی چاہیے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مرد پر جب اس کے پاس کوئی عذر نہ ہو تو اپنی بیوی سے ہم بستری واجب ہے، امام مالک رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہی قول ہے۔

دیکھیں المغنی لابن قدامہ (30/7)۔

جصاص رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

خاوند پر ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے ہم بستری کرے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

کہ تم اسے معلق کرکے چھوڑ دو یعنی نہ تو اسے فارغ کرو کہ وہ کہیں اور شادی کرلے، کہ جب خاوند اسے ہم بستری کا حق نہیں پورا کرتا تو وہ ایسے ہی ہے کہ اس کا خاوند نہ ہو۔

دیکھیں احکام القرآن للجصاص (374/1)۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

خاوند پر اپنی بیوی کی کفایت کے حساب ہم بستری کرنا واجب ہے، جب تک خاوند کا بدن لاغر نہ یا پھر وہ اسے اس کی معیشت سے روک دے، اور چار ماہ کی تحدید کیے بغیر۔ دیکھیں: الاختیارات الفقھیۃ ص (246)۔

جب خاوند بیوی کو ہم بستری کے لیے بلائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی بات تسلیم کرے اگر وہ انکار کرے گی تو نافرمان ہوگی۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی آنے سے انکار کردے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جب خاوند بیوی کو ہم بستری کے لیے بلائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے کیونکہ یہ اس پر فرض اور واجب ہے۔۔۔ اور جب بھی وہ ہم بستری کرنا قبول نہ کرے تو نافرمان شمار ہوگی۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو انہیں وعظ و نصیحت کرو اور انہیں بستروں میں الگ کردو، اور انہیں مار کی سزا دو جو کہ شدید نہ ہو، اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو پھر ان پر کوئی راہ تلاش نہ کرتے پھرو۔

دیکھیں الفتاوی الکبری (3/145-146)۔

خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی کے ساتھ طاقت سے زیادہ ہم بستری کرے، اگر وہ بیماری کی وجہ سے ہم بستری کرنے سے معذور ہو یا پھر اس کی برداشت سے باہر ہو تو وہ ہم بستری کرنے سے انکار پر گنہگار نہیں ہوگی۔

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

لونڈی اور آزاد عورت پر فرض ہے کہ جب اس کا مالک اور خاوند جب بھی اسے ہم بستری کی دعوت دے تو وہ اس کی بات قبول کرے اور انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے، لیکن جب وہ حائضہ یا پھر مریض ہوں اور ہم بستری ان کے لیے تکلیف دہ ہو، یا پھر فرضی روزے سے ہوں تو پھر انکار کرسکتی ہیں، اور اگر بغیر کسی عذر کے انکار کریں تو وہ ملعون ہیں۔ محلی ابن حزم (10/40)۔

اور بھوتی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

خاوند کو اپنی بیوی سے ہر وقت استمتاع کا حق ہے۔۔۔ جب تک کہ اسے وہ فرائض سے مشغول نہ کرے اور یا پھر اس کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔

تو اسی حالت میں خاوند کو اس سے استمتاع کا حق نہیں کیونکہ ایسا کرنا حسن معاشرت میں داخل نہیں، اور جب اسے فرائض سے مشغول نہ کرے اور نہ ہی اس کے لیے نقصان دہ ہو تو پھر خاوند کو حق استمتاع حاصل ہے۔

دیکھیں کشف القناع (5/189)۔

ایسی بیوی جسے خاوند کی زیادہ ہم بستری نقصان اور تکلیف دہ ہوتی ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے خاوند سے مصالحت کرے اور اس کے ساتھ اپنی برداشت کے مطابق ہم بستری کی تعداد متعین کرلے، اور اگر وہ اس سے زیادہ کرے حتی کہ اسے نقصان اور تکلیف دے تو پھر اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا معاملہ عدالت میں لے جائے اور قاضی کو بیان کرے اور قاضی

کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کے لیے تعداد متعین کرے جو خاوند اور بیوی دونوں پر لازم ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

خاوند پر اپنی بیوی کی کفایت کے حساب ہم بستری کرنا واجب ہے، جب تک خاوند کا بدن لاغر نہ یا پھر وہ اسے اس کی معیشت سے روک دے، اور چار ماہ کی تحدید کیے بغیر۔۔۔

اوراگر وہ آپس میں تنازع کریں تو حاکم کو چاہیے کہ وہ خاوند پر نفقہ کی طرح ہم بستری اگر زیادہ کرتا ہے تو اس کی تعداد متعین کر کے اس پر لازم کرے۔

دیکھیں : الاختیارات الفقھیۃ ص (246)۔

اوراب جبکہ آپ کے ملک میں شرعی عدالت نہیں تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اس معاملہ میں اپنے خاوند کے ساتھ متفق ہو کر اسے حل کر لے، اور اسے صراحتا اپنے خاوند سے بات کرنی چاہیے، اوراس کے سامنے وہ احادیث اور آیات بیان کرے جس میں حسن معاشرت کا ذکر ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ خاوند بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے۔

اور بیوی کو اپنے خاوند کے لیے یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ وہ اس سے انکار تو نہیں کرتی لیکن جو چیز اس کے نقصان دہ ہے اور جس کی وہ متحمل نہیں اور وہ نقصان اور تکلیف دیتی ہے وہ اس سے انکار کرتی ہے، بلکہ وہ خود تو اس پر حریص ہے کہ آپ کی اطاعت اور آپ کی خواہش و رغبت پوری کرے اور بات کو تسلیم کرے۔

ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے معاملہ میں صبر و تحمل سے کام لے، اور اس معاملہ کو حسب استطاعت برداشت کرے اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ اسے اس پر اللہ تعالی کی جانب سے اجر و ثواب بھی ملے گا۔

اور خاوند پر بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرے اور اس کا خوف اپنے ذہن میں رکھے، اور اس پر ایسا کام مسلط نہ کرے جو اس کی برداشت سے ہی باہر ہو، اور اسے اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے، اور حسن معاشرت اختیار کرنی چاہیے۔

اگر اس کی شھوت اتنی ہی زیادہ ہے کہ اسے ایک بیوی کافی نہیں تو پھر وہ اس کا حل کیوں نہیں تلاش کرتا، ہوسکتا ہے یہ مشکل خاوند اور بیوی کے مابین تعلقات میں خرابی اور ناچاقی کا باعث بن جائیں، یا پھر اس سے بھی خطرناک کام میں پڑ جائے کہ اپنی شھوت کو حرام طریقے سے پوری کرنا شروع کر دے۔

اس مشکل کو حل کرنے کے لیے جو حل ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ دوسری شادی کر لے، کیونکہ اللہ تعالی نے مرد کے لیے مباح کیا ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں چار بیویاں رکھ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ ان میں عدل و انصاف اور برابری کرنے کی طاقت رکھتا ہو وگرنہ نہیں۔

اوراس مشکل کا حل یہ بھی ہے کہ :

وہ روزے کثرت سے رکھنے شروع کر دے، اس لیے کہ روزے شھوت کو کم کر دیتے ہیں۔

ایک حل یہ بھی ہے کہ : شھوت کم کرنے والی ادویات استعمال کرے لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ وہ نقصان دہ نہ ہوں۔

اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے۔

واللہ اعلم۔

اسلام سوال و جواب